More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سبق نمبر: ۲۲ (نظم)

خضر کا کام کروں

سوال نمبر: (ا) درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے۔

(الف) شاعر کس کی دوا بن جانا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر دُکھی دلوں کے درد دُور کرنے کی دوا بن جانا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جو لوگ پریشان حال اور دُکھی ہیں اُن کی پریشانی اور فکر دُور کر کے اُنھیں زندگی کا سکون مہیا کر دے۔

(ب) شاعر نے نور و ضیا بن جانے کی تمنا کس کے لئے کی ہے؟

جواب: شاعر نابینا افراد کے لئے آنکھیں بن جانا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جو لوگ دُنیا کی خوبصورتی اور رونق کو دیکھنے سے معذور ہیں وہ اُن کی آنکھوں کی روشنی بن جائے اور اُنھیں دنیا کی خوبصورتی دکھا دے۔

(ج) ہوا بن کے شاعر کیا کرنا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر روتے ہوئے افراد کے آنسوؤں کو سکھانے کے لئے ہوا بن جانا چاہتا ہے۔ دراصل وہ چاہتا ہے کہ روتے ہوئے انسانوں کے اُس دُکھ کو مٹا دے کہ جس کی وجہ سے وہ آبدیدہ ہیں۔

(د) عصا بن کر شاعر کس طرح لوگوں کی مدد کر سکتا ہے؟

جواب: شاعر کی خواہش ہے کہ وہ ضعیفوں اور بزرگوں کے لئے عصا یعنی لاٹھی بن جائے۔

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

وہ لوگ کہ جو بُڑھاپے کے سبب کمر جھک جانے کے باعث سیدھے ہو کر نہیں چل سکتے اور نہ ہی دیر تک کھڑے رہ سکتے ہیں، شاعر ایسے لوگوں کے لئے سہارا بن جانا چاہتا ہے۔

(ہ) خضر کا کام شاعر کیوں کرنا چاہتا ہے؟

جواب: حضرت خضر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں جو بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھاتے ہیں۔ شاعر بھی بھٹکے ہوئے اور بُرائی میں مبتلا انسانوں کو نیکی کی راہ دکھانا اور نیکی کی جانب لانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کو پسند کرتا ہے جو دوسرے انسانوں کو بُرائی کی طرف مائل ہونے سے روکے اور نیکی کرنے کی جانب متوجہ کرے۔

سوال نمبر: (۲) درج ذیل دُرست جواب پر صحیح کا نشان (✓) لگائیے۔

(الف) شاعر دُکھ میں جلتے ہوئے لب کے لئے بننا چاہتے ہے۔

(۱) سہارا (۲) دوا (۳) صدا (۴) دُعا

(ب) آنسو کہاں سے نکلتے ہوئے بتایا گیا ہے؟

(۱) دیدۂ تر سے (۲) تڑپتے دِل سے (۳) بینائی سے محروم آنکھ سے (۴) بیمار آنکھ سے

(ج) خضر کا کام ہے۔

(۱) ضعیفوں کا سہارا بننا (۲) بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھانا
(۳) بیماروں کا علاج کرنا (۴) غریبوں کی مدد کرنا۔

(د) شاعر اس نظم میں سہارا بننا چاہتے ہے۔

(۱) اندھوں کا (۲) بیماروں کا (۳) ضعیفوں کا (۴) بھٹکے ہوؤں کا۔

(ہ) دیدۂ تر سے مُراد ہے۔

(۱) اندھی آنکھ (۲) روتی آنکھ (۳) دُکھتی آنکھ (۴) پھوٹی آنکھ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر:(۳) اس نظم کے پانچوں بندوں کے نکات الگ الگ کر کے لکھیے۔

جواب: نظم ''خِضر کا کام کروں'' میں شاعر انسانیت کی خدمت کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے۔ جن خاص خاص خواہشات کا اظہار اُسنے اس نظم میں کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

پہلا بند: اس بند میں شاعر دُکھی دِلوں کی دَوا، بیماروں کے لئے شفا اور دُکھ میں ہلتے لبوں کی دُعا بن جانا چاہتا ہے۔

دوسرا بند: اس بند میں شاعر بینائی سے محروم نابینا افراد کے لئے نُور وضیا (آنکھوں کی روشنی یعنی بینائی) بن جانا چاہتا ہے۔

تیسرا بند: اِس بند میں شاعر تکلیف میں مُبتلا روتے ہوئے انسانوں کا دُکھ دُور کر کے اُن کے آنسو خشک کرنے والی ہوا بن جانا چاہتا ہے۔

چوتھا بند: اس بند میں شاعر بوڑھے اور بزرگ افراد کے لئے، کہ جو کمزوری کے سبب سیدھے چل نہیں سکتے، عصا یعنی سہارے کی لاٹھی بن جانا چاہتا ہے۔

سوال نمبر: (۴) اس نظم کے پہلے، تیسرے اور آخری بند کی ردیفیں لکھیے۔

جواب: پہلے بند کی ردیف:

بن جاؤں۔ تیسرا بند: سے نکلے۔ آخری بند : جائے کوئی

سوال نمبر:(۵) درج ذیل خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھ کر مصرعے مکمل کیجیے۔

(الف) کوئی بیمار اگر ہو تو شفا بن جاؤں۔

(ب) میں اُس آنسو کے سکھانے کو ہوا بن جاؤں۔

(ج) ہائے وہ دِل جو تڑپتا ہُوا گھر سے نکلے۔

(د) اُن ضعیفوں کے سہارے کو عصا بن جاؤں۔

(ہ) خضر کا کام کروں راہ نُما بن جاؤں۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر:(۶) اس نظم کا خُلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: خُلاصہ نظم ''خِضر کا کام کروں''

نظم ''خِضر کا کام کروں'' ہماری درسی کتاب میں شامل ہے اور اس کے شاعر ہیں حامد اللہ افسر۔ اس نظم میں شاعر نے دُکھی انسانیت کی خدمت کرنے کے جذبے کا اظہار کیا ہے۔ وہ ہر دُکھی انسان کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ غم کے ماروں کے درد کی دوا بن جانا تو کہیں نابینا کی آنکھیں بننے کی خواہش تو کہیں بوڑھوں کا سہارا غرض یہ کہ وہ مجسم نیکی بن جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اگر معاشرے میں انسانوں کے مزاج میں یہ جذبہ سرگرم ہو جائے تو یقیناً ہر معاشرہ مثالی، اور انسان مصیبتوں اور تکالیف سے آزاد ہو جائے۔

سوال نمبر:(۷) حضرت خضرؑ پر مختصر نوٹ لکھیے۔

جواب: حضرت خضر علیہ السّلام

حضرت خضر علیہ السّلام اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ جو راستہ بھٹک جانے والے اللہ کے بندوں کو راستہ دکھاتے ہیں۔ آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ (ترجمہ) ''پس موسیٰ نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی خاص رحمت عطا کی اور خاص علم عطا کیا۔'' حضرت خِضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی مُلاقات اور ہمسفری کا قصہ قرآنِ مجید میں سورۃ کہف کی آیات ۶۵ سے ۶۹ تک تفصیل سے آیا ہے۔ ہماری درسی کتاب میں شامل نظم ''خِضر کا کام کروں'' حضرت خِضر علیہ السّلام کی اِن ہی خصوصیات کو مدِّ نظر رکھ کر لکھی گئی جس جن کی بدولت وہ اللہ کے نیک بندوں کی مدد کرتے ہیں۔

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com